69915 ـ کیا ہر رکعت میں دونوں سورتیں پڑھنی جائز ہیں ؟

سوال

کیا نمازی نماز باجماعت یا انفرادی نماز کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھ سکتا ہے، یہ علم میں رکھیں کہ میں ہر رکعت سورۃ اخلاص پڑھنا پسند کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نمازی چاہے امام ہو یا مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد ایک یا دو سورتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بعض اوقات امام کو اس کا جواز بیان کرنے کے لیے ایسا کرنا چاہیے، لیکن وہ نمازیوں کو لمبی نماز نہ پڑھائے جیسا کہ فرضی اور نفلی نماز میں ایسا کرنا جائز ہے.

بہت سی نمازوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ فاتحہ کے بعد دو سورتوں کا پڑھنا ثابت ہے، اور ان سورتوں کو نظائر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اس سلسلے میں کئی ایک احادیث ہیں:

عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بو وائل سے سنا وہ بیان کر رہے تھے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا:

میں رات ایک ہی رکعت میں مفصل سورۃ کی تلاوت کی تو انہوں نے فرمایا:

یہ تو تیزی سے شعر پڑھنا ہے ؟ میں ان نظائر کو جانتا ہوں جن کو ملایا کرتے تھے، انہوں نے سور مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں سے دو سورتیں ملا کر ہر رکعت میں پڑھا کرتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (743) صحیح مسلم حدیث نمبر (822).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے: ایک ہی رکعت میں دو سوتیں جمع کرنا "

مفصل سورة ق سے ليكر سورة الناس تك ہيں.

الهذ: تيزى سے قرآت كرنا.

علقمہ اور اسود رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كے پاس آ كر كہنے لگا: ميں سور مفصل ايك ركعت ميں پڑھتا ہوں، تو انہوں نے جواب ديا:

كيا يہ شعر كى طرح تيزى اور ردى كھجور كى طرح نثر ہے؟

ليكن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ركعت ايك جيسى نظائر دو سورتيں پڑھا كرتے تھے، نجم اور الرحمن ايك ركعت ميں، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ايك ركعت ميں، سورۃ الطور اور الذاريات ايك ركعت ميں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ايك ركعت ميں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ايك ركعت ميں، اور ويل للمطففين اور سورۃ عبس ايك ركعت ميں سورۃ المدثر اور المزمل ايك ركعت ميں هل اتى على الانسان اور لا اقسم بيوم القيمۃ ايك ركعت ميں، اور عم يتسالون، اور المرسلات ايك ركعت ميں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس كورت ايك ركعت ميں "

سنن ابو داود حديث نمبر (1396) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

الدقل: ردى كھجور كو كہتے ہيں.

اور ايك حديث ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قيام الليل كى ايك ركعت ميں سورۃ البقرۃ، النساء اور آل عمران پڑھى، جيسا كہ حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ نے بيان كيا ہے اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم حديث نمبر (772) ميں روايت كيا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

انسان كے ليے سورۃ فاتحہ كے بعد دو يا تين سورتيں پڑھنا جائز ہے، اور ايك سورۃ پر اقتصار كرنا بھى جائز ہے، يا پھر وہ ايك سورۃ كو دو حصوں ميں تقسيم كر سكتا ہے، يہ سب جائز ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا عمومى فرمان ہے:

چنانچہ تمہارے ليے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو المزمل (20).

اور اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" پھر آپ كے ليے جو آسان ہو قرآن كى قرآت كرو"

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (13) سوال نمبر (500).

شيخ البانى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

بعض اوقات نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ہى ركعت ميں دو يا زيادہ سورتيں جمع كر كے پڑھا كرتے تھے

ديكھيں: صفۃ صلاۃ النبى صلى اللہ عليہ وسلم (103 - 105) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس ميں اس كے متعلقہ احاديث ذكر كے ان كى تخريج كى ہے، لھذا اس كا مطالعہ كريں.

دوم:

اور رہا مسئلہ ہرركعت ميں قرآت كے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا ايك صحابى سے ثابت ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے برقرار ركھا جو كہ سوال كے اصل ہر ركعت ميں دو سورتيں پڑھنے كى دليل ہے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنھا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ نے ايك شخص كو ايك پارٹى كا امير بنا پر بھيجا اور وہ انہيں نماز پڑھانے ميں قرآت كے بعد سورۃ اخلاص پڑھ كر قرآت ختم كرتا، جب وہ واپس آئے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كا ذكر كيا چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اسے پوچھو وہ ايسا كيوں كرتا ہے ؟

چنانچہ انہوں نے اس سے دريافت كيا تو وہ كہنے لگا: اس ليے كہ يہ اللہ و رحمن كى صفت ہے، اور ميں اسے پڑھنا پسند كرتا ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اسے بتادو كہ اللہ تعالى بھى اس سے محبت كرتا ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (6940) صحيح مسلم حديث نمبر (813).

يہ حديث اس فعل كے جواز كى دليل ہے، رہا استحباب تو يہ مستحب ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ

فعل نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر مداومت کی، اور سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے.

واللہ اعلم .